حضرت مولانا محمد عباس طور

قسط (۲) آخری

مروّجہ عیدِ میلاد النبیؐ کی شرعی حیثیت

ملکِ عزیز میں ہر سال ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ کو جو عید میلاد کے جلوس نکلتے، جشن منائے جاتے ہیں اور ان میں غیر شرعی حرکات کا ارتکاب ہوتا ہے —— مثلاً ڈھول تاشے، دھمالیں، بھنگڑے، قوالیوں اور فلمی گانوں کی ریکارڈنگ تک ایسے لہو ولعب اب اس میں شامل ہو چکے ہیں، ذرا سوچئے کہ امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت سے انھیں کیا تعلق و واسطہ ہو سکتا ہے؟ —— یقیناً یہ بیہودگیاں آپؐ سے محبت کی آئینہ دار نہیں، اور نہ ہی کسی غیر مسلم کے سامنے اُمتِ مسلمہ اور اس کے دین کے بارے یہ کوئی قابلِ رشک تصور پیش کرتی ہیں۔ بلکہ یہ تو الٹا جگ ہنسائی کا موجب ہیں اور خود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیمات سے بغاوت پر مبنی! —— پھر اس سے قطع نظر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ خیر القرون میں اس نام سے کسی تقریب کا اہتمام نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ:

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں قبل از بعثت چالیس مرتبہ یہ روزِ میلاد جلوہ افروز ہوا، اور زمانۂ نبوت میں تیئس مرتبہ —— وفات تک تریسٹھ مرتبہ! —— حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں دو مرتبہ، حضرت عمر فاروق رضؓ کے دورِ خلافت میں دس گیارہ مرتبہ، خلافتِ عثمانِ غنی ذوالنورینؓ میں بارہ مرتبہ، خلافتِ علی المرتضیٰ رضؓ میں پانچ چھ مرتبہ، خلافتِ امیر معاویہؓ میں بیس مرتبہ —— حتیٰ کہ آخری صحابی حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ لیثیؓ کی وفات تک یہ یومِ میلاد ایک سو تریسٹھ مرتبہ آیا، لیکن صحابہ کرام رضؓ میں سے کسی نے بھی یہ دن نہ منایا —— سوچیے کہ کیا انھیں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی محبت نہ تھی؟

• اس کے بعد تابعینؒ کا زمانہ آتا ہے، جو سنہ ۱۱۰ھ سے شروع ہو کر سنہ ۱۸۰ھ تک رہا ——

تبع تابعینؒ کا دور ۱۸۱ھ سے شروع ہوکر ۲۲۰ھ تک رہا ہے، لیکن ہمیں یہ عید میلاد النبیؐ ان ادوار میں بھی نظر نہیں آتی۔

ائمہ اربعہ رح میں سے امام ابو حنیفہ رح نے اپنی ستر سالہ زندگی میں، امام شافعیؒ نے اپنی چوّن سالہ زندگی میں، امام مالکؒ نے اپنی نواسی سالہ زندگی میں یہ دن نہیں منایا۔ حتیٰ کہ امام احمد بن حنبلؒ کی وفات تک یہ دن دوسو چرانوے مرتبہ آچکا تھا، لیکن ہمیں کہیں بھی اس عید میلاد کا نام ونشان تک نظر نہیں آتا۔

اسی طرح محدثینِ عظامؒ، جنہوں نے اپنی پوری زندگیاں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرامین جمع کرنے میں صرف کر دیں، انھوں نے بھی یہ دن نہیں منایا ——— پھر یہی دن حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے اپنی اکانوے سالہ زندگی میں ایک مرتبہ بھی نہیں منایا ——— اب یا تو یہ کہہ دیا جائے کہ ان تمام حضرات، اور ان کے زمانے میں پائے جانے والے کسی مسلمان کو بھی حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معاذ اللہ کوئی محبت وعقیدت نہیں تھی ——— اور اگر یہ بات غلط ہے، اور یقیناً غلط ہے تو پھر سوچیے کہ ان لوگوں نے اس دن کو منانے کا کیوں اہتمام نہیں کیا؟ ظاہر ہے ان کے نزدیک یہ نیکی اور ثواب کا کام نہیں تھا، ورنہ وہ ہرگز ہرگز اس نیکی وثواب سے محروم نہ رہتے!

حقیقت تو روزِ روشن کی طرح واضح ہے، لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ اگر کوئی انسان حق کو قبول کرنے کے لیے قدم بڑھاتا بھی ہے، تو اہلِ توحید وسنت کے بارے اسے یہ کہہ کر قبولیتِ حق سے روک دیا جاتا ہے کہ ؎

نہ ٹھیک ان کی ہرگز کوئی بات سمجھو
وہ دن کو کہیں دن تو تم رات سمجھو

——— فانا للہ وانا الیہ راجعون!

جشنِ عید میلاد النبیؐ کے متعلق حنفی علماء کے فتاویٰ

عجیب بات یہ ہے کہ عید میلاد النبیؐ کے جشن منانے والے وہ لوگ ہیں جو اپنے تئیں حنفی کہلاتے ہیں، حالانکہ خود حنفی علماء اس کے بدعت وضلالت ہونے کے قائل ہیں ——— ذیل میں ہم چند علماء کے فتاویٰ نقل کرتے ہیں ——— شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات!

امام احمدؒ بصری کا فتویٰ :

امام احمدؒ بصری اپنی کتاب "قولِ معتمد" میں مجلس میلاد کے بارے لکھتے ہیں :

"قد اتفق علماء المذاهب الاربعة علیٰ ذمّ العمل به"

"چاروں مذاہب کے علماء اس عمل کی مذمت پر متفق ہیں"

شیخ تاج الدینؒ فاکہانی کا فتویٰ :

آپ اپنی کتاب" المورد فی کلام المولد" میں لکھتے ہیں :

"هو بدعة احدثها البطّالون وشهوة نفس اعتنیٰ بها الاکّالون"

"یہ بدعت ہے، جسے باطل پرستوں اور پیٹ کے پجاریوں نے شہوتِ نفس کی تکمیل کے لیے رواج دیا ہے"

علامہ سخاویؒ کا فتویٰ :

مروّجہ محفلِ میلاد کے متعلق علامہ سخاویؒ رقمطراز ہیں :

"انّ عمل المولد لم ینقل عن احد من السّلف الصّالح فی قرون الثّلاثة الفاضلة وانّما احدث بعدهم"

"محفلِ میلاد کا ثبوت قرونِ ثلاثہ میں، جو افضل زمانہ ہے، سلف صالحین سے نہیں ملتا ـــــ بلکہ یہ بعد کی ایجاد ہے"

ـــــ یہی حافظ ابنِ حجرؒ عسقلانیؒ کا نقطۂ نظر ہے :

"لم ینقل عن احد من السّلف الصّالح"

کہ "سلف صالحین میں سے کسی سے بھی اس کا ثبوت نہیں ملتا"

شیخ علاؤالدینؒ کا فتویٰ :

شیخ علاؤالدین نے کتاب "شرح البعث" میں لکھا ہے :

"ما یحتفل لمولده بدعةٌ یُذَمُّ فاعلها"

"اس محفلِ میلاد کا انعقاد بدعت ہے اور اس کا فاعل مذموم ہے!"

علامہ عبدالرحمان مغربیؒ کا فتویٰ :

علامہ شیخ عبدالرحمان مغربی حنفی نے لکھا ہے :

"انّ عمل المولد بدعة"

"میلاد منانا بدعت ہے"

علامہ حسنؒ بن علی کا فتویٰ :

آپ نے "طریقۃ السّنّۃ" میں لکھا ہے :

"لا اصل لهٗ فی الشّرع بل هو بدعة مذمومة"

"شرع میں اس کی کوئی اصل نہیں، بلکہ وہ بدعتِ مذمومہ ہے"

حافظ ابوبکر بغدادیؒ کا فتویٰ :

حافظ ابوبکر بغدادی اپنے "فتاویٰ" میں لکھتے ہیں :

"انّ عمل المولد لم ینقل عن السّلف ولا خیر فی ما لم یعمل السّلف"

"مجلسِ میلاد سلف سے منقول نہیں۔ اور اس کام میں کبھی بھلائی نہیں ہو سکتی، جسے سلف نے نہ کیا ہو"

شاہ عبدالعزیز محدّث دہلویؒ کا فتویٰ :

آپ سے کسی نے پوچھا : "ربیع الاول کے دنوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح مبارک کو مختلف انواع کے کھانے کھلانے سے ثواب پہنچانا جائز ہے؟" تو آپؒ نے جواباً فرمایا :

"اس کام کے لیے وقت اور دن کی تعیین اور مہینہ خاص کرنا بدعت ہے اور سنت کے مخالف ہے۔ اور سنت کی مخالفت حرام ہے، لہٰذا بالکل جائز نہیں ہے"

(فتاویٰ عزیزیہ صـ۹۳)

نیز شاہ صاحب علیہ الرحمۃ اپنی کتاب "تحفہ اثنا عشریہ" میں لکھتے ہیں :

"کسی پیغمبر کی ولادت کے دن کو عید کی طرح منانا جائز نہیں ہے۔"

مجدد الف ثانیؒ کا فتویٰ :

شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ "نورالیقین" میں اپنے دوسو تہتّرویں مکتوب میں لکھتے ہیں (فارسی عبارت کا ترجمہ) :

"بالفرض اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس زمانہ میں زندہ موجود ہوتے اور میلاد کی ان محفلوں کو ملاحظہ فرماتے، تو ہرگز انہیں پسند نہ فرماتے، بلکہ یقیناً ان سے روک دیتے۔" (دفترِ اول مکتوب ۲۷۳)

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کا فتویٰ :

آپ نے لکھا ہے :

"جو کچھ بندہ کو مشاہدہ ہے، وہ یہ ہے کہ مولود کو سننے والے اور مشغوف مجالس مولود صدہا ہوتے ہیں، لیکن ان میں سے ایک بھی سنت کا متّبع اور محب نہیں ہوتا۔ اور عمر بھر مولود سننے سے محبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و محبّتِ سنت ذرّہ بھر بھی ان کے دل میں پیدا نہیں ہوتی، بلکہ بے اعتنائیٔ عبادت اور سنن سے بے رغبتی ان کے جی میں آجاتی ہے۔" (تذکرۃ الرشید ج ا ص ۱۲۸)

نیز گنگوہیؒ صاحب فتاویٰ "مولودِ عرس" میں لکھتے ہیں :

"ایسی مجلس ناجائز ہے، اور اس میں شریک ہونا گناہ ہے۔ اور خطاب فخرِ عالم علیہ السلام کو کرنا، اگر حاضر ناظر جان کر کرے تو کفر ہے۔ اور ایسی مجلس میں جانا اور شریک ہونا ناجائز ہے۔"

نوٹ : اس فتویٰ پر مولانا محمود صاحب حنفی، مولانا محمد ناظر صاحب حنفی اور مولانا عبدالخالق صاحب حنفی وغیرہم کے دستخط ہیں۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ :

آپؒ نے اپنے رسالہ "طریقہ مولد" میں لکھا ہے :

"ایسی مجلس بالکل ناجائز اور گناہ ہے۔"

مولانا محمد حسین نعیمی بریلوی کا فتویٰ :

بریلوی جماعت کے مقتدر عالم مفتی مولانا محمد حسین نعیمی نے، عاشورہ محرم اور بارہ ربیع الاول کے جلسے جلوسوں کے بارے میں فرمایا :

"یہ (جلسے جلوس) مذہبی نقطۂ نگاہ سے نہ فرض ہیں، نہ ہی واجب ہیں - ایسے جلوس دنیا کے دیگر اسلامی ممالک میں صرف اس لیے نہیں نکالے جاتے کہ یہ دین کا حصّہ نہیں ہیں۔" (روزنامہ "جنگ" لاہور ۱۴ر اکتوبر ۱۹۸۴ء)

ے انھی کی محفل سنوارتا ہوں ، چراغ میرا ہے رات ان کی
انھی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں ، زبان میری ہے بات ان کی

دعاء ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں بدعات سے بچ کر سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین ! ــــ واللہ الموفق وھو یھدای السبیل !

قارئینِ کرام توجہ فرمائیں

ادارہ "حرمین" کو تین ایسے منی آرڈر موصول ہوئے ہیں، جن کے پتے نامکمل ہیں ــــ جن حضرات نے یہ رقوم روانہ فرمائی ہیں، مطلع کر کے شکریہ کا موقع دیں :

۱ - ڈاکٹر عبدالغفور صاحب ولد میاں محمد دین صاحب ــــ باقی پتہ نامعلوم۔

۲ - محمد سخی صاحب ولد بشیر احمد صاحب جامع مسجد اہل حدیث حسّو کے نو آباد ــــ باقی پتہ نامعلوم۔

۳ - . . . پوسٹ رحمان آباد وایا نوکوٹ ضلع تھرپارکر سندھ ــــ نام نامعلوم۔

(مینجر)